سورة الاعراف

آیات ۱۳۷ - ۱۴۴

وَ اَوۡرَثۡنَا الۡقَوۡمَ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا يُسۡتَضۡعَفُوۡنَ مَشَارِقَ الۡاَرۡضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا
فِيۡهَا ؕ وَ تَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ الۡحُسۡنٰى عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ بِمَا صَبَرُوۡا ؕ وَ دَمَّرۡنَا مَا كَانَ
يَصۡنَعُ فِرۡعَوۡنُ وَ قَوۡمُهٗ وَ مَا كَانُوۡا يَعۡرِشُوۡنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ جٰوَزۡنَا بِبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتَوۡا عَلٰى
قَوۡمٍ يَّعۡكُفُوۡنَ عَلٰٓى اَصۡنَامٍ لَّهُمۡ ۚ قَالُوۡا يٰمُوۡسَى اجۡعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمۡ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ
قَوۡمٌ تَجۡهَلُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمۡ فِيۡهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَيۡرَ اللّٰهِ
اَبۡغِيۡكُمۡ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذۡ اَنۡجَيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ
الۡعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَ يَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ ؕ وَفِىۡ ذٰلِكُمۡ بَلَاۤءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ
﴿۱۴۱﴾ وَ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰى ثَلٰثِيۡنَ لَيۡلَةً وَّ اَتۡمَمۡنٰهَا بِعَشۡرٍ فَتَمَّ مِيۡقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً ۚ وَ
قَالَ مُوۡسٰى لِاَخِيۡهِ هٰرُوۡنَ اخۡلُفۡنِىۡ فِىۡ قَوۡمِىۡ وَ اَصۡلِحۡ وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِيۡلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا
جَآءَ مُوۡسٰى لِمِيۡقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِىۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَيۡكَ ؕ قَالَ لَنۡ تَرٰٮنِىۡ وَلٰـكِنِ
انْظُرۡ اِلَى الۡجَبَلِ فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوۡفَ تَرٰٮنِىۡ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ
خَرَّ مُوۡسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبۡحٰنَكَ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۴۳﴾

وَاَوۡرَثۡنَا الۡقَوۡمَ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا يُسۡتَضۡعَفُوۡنَ مَشَارِقَ الۡاَرۡضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا ‌ؕ وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ الۡحُسۡنٰى

وَاَوۡرَثۡنَا - اور وارث بنایا ہم نے

أَوْرَثَ يُؤرِثُ ، إِيْرَاثًا - وارث بنانا (IV)

الۡقَوۡمَ الَّذِيۡنَ - اس قوم کو جن کو

كَانُوۡا يُسۡتَضۡعَفُوۡنَ - کمزور سمجھا جاتا تھا

اِستَضعَفَ يَستَضعِفُ ، اِستَضعَافًا - کمزور سمجھنا (X)

مَشَارِقَ الۡاَرۡضِ - اس زمین کے مشرقوں کا

مَشَارِق - مشرق کی جمع

وَمَغَارِبَهَا - اور اس کے مغربوں کا

مَغَارِب - مغرب کی جمع

الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا - وہ (زمین) ہم نے برکت دی جس میں

بَارَكَ يُبَارِكُ ، مُبَارَكَةً - برکت رکھنا (III)

وَتَمَّتۡ - اور پورا ہوا

تَمَّ يَتِمُّ ، تَمَامًا - پورا ہونا

كَلِمَتُ رَبِّكَ الۡحُسۡنٰى - آپ کے رب کا اچھا وعدہ

كَلِمَات - بات ، قول وعدہ

یہاں كَلِمَات سے مراد اللہ کا وعدہ ہے

عَلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

عَلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ - بنی اسرائیل پر

بِمَا صَبَرُوْا - بسبب اس کے جو وہ ثابت قدم رہے

وَ دَمَّرْنَا - اور ہم نے تباہ کیا

دَمَّرَ یُدَمِّرُ ، تَدْمِیْرًا - تباہ کرنا، ہلاک کرنا

مَا كَانَ یَصْنَعُ -اس کو جو کاریگری کرتا تھا

صَنَعَ یَصْنَعُ ، صَنْعًا - بنانا

فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ -فرعون اور اس کی قوم

وَ مَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ - اور وہ جو وہ اونچا بناتے تھے

عَرَشَ یَعْرِشُ ، عَرْشًا و عُرُوْشًا
چھتری بنانا، اونچی عمارت تعمیر کرنا

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ
كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا
كَانُوا يَعْرِشُونَ ﴿١٣٧﴾

اور اُن کی جگہ ہم نے اُن لوگوں کو جو کمزور بنا کر رکھے گئے تھے، اُس سرزمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا جسے ہم نے برکتوں سے مالا مال کیا تھا اس طرح بنی اسرائیل کے حق میں تیرے رب کا وعدہ خیر پورا ہوا کیونکہ اُنھوں نے صبر سے کام لیا تھا اور فرعون اور اس کی قوم کا وہ سب کچھ برباد کر دیا گیا جو وہ بناتے اور چڑھاتے تھے

And We made those who had been persecuted inherit the eastern and western lands which We had blessed. Thus your Lord's gracious promise was fulfilled to the Children of Israel, for they had endured with patience; and We destroyed all that Pharaoh and his people had wrought, and all that they had built

وَ اَوۡرَثۡنَا الۡقَوۡمَ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا يُسۡتَضۡعَفُوۡنَ مَشَارِقَ الۡاَرۡضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا‌ ؕ وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ الۡحُسۡنٰى عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ بِمَا صَبَرُوۡا‌ ؕ وَ دَمَّرۡنَا مَا كَانَ يَصۡنَعُ فِرۡعَوۡنُ وَقَوۡمُهٗ وَمَا كَانُوۡا يَعۡرِشُوۡنَ ﴿۱۳۷﴾

اللہ تعالیٰ کی شانِ ذرہ نوازی

- بنی اسرائیل سینکڑوں سال کی ذلت آمیز غلامی سے ایک کمزور ترین قوم بن چکے تھے (اس بنا پر انہیں ضعیف کہا گیا ہے)، وہ سیاسی لحاظ سے کسی طرح سر اٹھانے کے قابل نہ تھے ، انہیں کوئی مذہبی آزادی نہ تھی ، توحید پرست ہونے کے باوجود وہ بتوں کی تعظیم کرنے پہ مجبور تھے ، ان کے تہذیب و تمدن سے کچھ نہ بچا تھا، کوئی اجتماعی فکر، کوئی فکری ادارہ، کوئی اولوالعزمی اور کسی بلند ہمتی کا ان میں دور دور تک نشان نہ تھا
- اللہ تعالیٰ نے یہاں بتایا کہ یہی قوم جو غلامی و محکومی کے نہایت سخت شکنجوں میں کسی ہوئی تھی اللہ نے اس کو رفعت بخشی اور اس کو سرزمین فلسطین کا وارث بنایا -(یہ سرزمین مصر کی نہیں بلکہ فلسطین کی تھی جسے قرآن میں دو اور مقامات پر بھی " برکت دی گئی" سرزمین کہا گیا ہے
- اللہ تعالیٰ نے اس سرزمین کو روحانی اور مادی دونوں قسم کی برکتوں سے سرفراز فرمایا
- مشارق اور مغارب کے الفاظ سے اس حکومت کے وسیع الاطراف ہونے کا اشارہ ہے۔ عربی میں بعض مرتبہ کسی لفظ کی جمع اس کے اطراف کی وسعت کے لحاظ سے بھی آتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو اس سرزمین کا وارث بنانے کی وجہ بھی بتا دی اور وہ ہے ان کا صبر جو انہوں نے کیا، رسول کے ساتھ نکل آئے فرعون کی جابرانہ قوت کے ہوتے ہوئے، چالیس سال تک صحرا نوردی کی، صعوبتوں پر صبر کیا، جہاد کی تیاری کی (بالآخر اللہ نے یوشعؑ کی راہنمائی میں انھیں فلسطین کی منزل عطا فرمائی)

وَاَوۡرَثۡنَا الۡقَوۡمَ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا يُسۡتَضۡعَفُوۡنَ مَشَارِقَ الۡاَرۡضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا ‌ؕ وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ الۡحُسۡنٰى عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ بِمَا صَبَرُوۡا ‌ؕ وَ
دَمَّرۡنَا مَا كَانَ يَصۡنَعُ فِرۡعَوۡنُ وَقَوۡمُهٗ وَمَا كَانُوۡا يَعۡرِشُوۡنَ ﴿۱۳۷﴾

- اس آیت کریمہ میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کو یہ سرزمین عطا فرما کر اللہ نے اپنے وہ خوبصورت اور مقدس وعدے پورے فرما دیئے جو بنی اسرائیل کے آباؤاجداد سے کیے گئے تھے
- اور یہ بھی فرمایا کہ ایک طرف تو ہم نے بنی اسرائیل جیسی مقہور اور مظلوم قوم کے لیے عزت اور سرفرازی کا راستہ کھولا اور دوسری طرف وہ قوم جنھیں اپنی قوت و شوکت اور اقتدار کا بہت زعم تھا انھیں ہم نے مٹا کر عبرت بنا دیا اور ان کی یادگاریں جو باغ و چمن اور عمارتیں وہ چھوڑ گئے تھے ان میں سے ہم نے ایک ایک چیز کو ملیامیٹ کر دیا۔ (تاریخ انسانی کی تبدیلیاں، اللہ تعالیٰ کے ارادے اور تدبیر کے تحت ہی رونما ہوتی ہیں)
- یہ آیات اور یہ سورت مکہ کے دورۂ جبر و ستم میں نازل ہوئیں، اس تناظر میں :
بنی اسرائیل کے مستضعفین کی فتح اور مستکبرین کی ہلاکت سے پیغمبر اکرم ﷺ کو کَلِمَتُ رَبِّكَ (تیرے رب کے ذریعے) مخاطب قرار دینے کا مقصد، اسلام اور مسلمانوں کی فتح اور کفر اور متکبر کفّار کی شکست کے بارے میں خوشخبری دی گئی ہے
- مستضعفین کا صبر و حوصلہ، ان کی فتح کیلئے خدا کی امداد حاصل ہونے کی شرط ہے۔
- یہاں تک بنی اسرائیل کی تاریخ کا وہ حصہ بیان ہوا ہے جو مصر اور فرعون سے تعلق رکھتا ہے لیکن یہاں سے آگے بنی اسرائیل کی تاریخ کا وہ حصہ بیان ہو رہا ہے جو مصر سے نکلنے اور دریا پار کر لینے کے بعد کا ہے۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰـهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِـهَةٌ ؕ

وَجٰوَزْنَا -اور ہم نے پار کرایا

جَاوَزَ یُجَاوِزُ ، مُجَاوَزَةً - پار کرنا، آگے گزر جانا، پار اترنا (III)

با کے صلہ کے ساتھ ہو تو معنی کسی کو پار کرانا

بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ - بنی اسرائیل کو سمندر

فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ - تو وہ پہنچے ایک ایسی قوم پر

یَّعْكُفُوْنَ - جو جمے بیٹھے تھے

عَكَفَ یَعْكُفُ ، عُكُوْفًا- چمٹنا، چپکنا، مگن ہونا، وابستہ ہونا کسی چیز پر تعظیماً متوجہ ہونا - (اعتکاف، معتکف)

عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ - اپنے کچھ بتوں پر

اَصْنَام - صَنَم کی جمع (بت)

قَالُوْا یٰمُوْسَی - انھوں نے کہا اے موسیٰ

اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰـهًا - آپ بنادیں ہمارے لیے ایک معبود

كَمَا لَهُمْ اٰلِـهَةٌ - جیسے کہ ان کے لیے کچھ معبود

قَالَ اِنَّكُمۡ قَوۡمٌ تَجۡهَلُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمۡ فِيۡهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳۹﴾

قَالَ اِنَّكُمۡ - (موسی نے) کہا بیشک تم لوگ

قَوۡمٌ تَجۡهَلُوۡنَ - ایک ایسی قوم ہو جو نادانی کرتی ہے

اگر جہل علم کے مقابلے میں استعمال ہو تو مراد بے علمی ہوتی ہے
اور اگر یہ عقل کے مقابلے میں آئے تو مراد حماقت ہوتی ہے

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ - یقیناً یہ

مُتَبَّرٌ - برباد کیا ہوا ہے

(ت ب ر) تَبَّرَ يَتَبَّرُ ، تَتۡبِيۡرًا - تباہ کرنا، برباد کرنا (۱۱)

مَّا هُمۡ فِيۡهِ - وہ یہ لوگ جس میں ہیں

وَ بٰطِلٌ - اور باطل ہے

مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ - وہ جو یہ لوگ کرتے ہیں

وَ جٰوَزۡنَا بِبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتَوۡا عَلٰی قَوۡمٍ یَّعۡکُفُوۡنَ عَلٰۤی اَصۡنَامٍ لَّہُمۡ ۚ قَالُوۡا یٰمُوۡسَی اجۡعَلۡ لَّنَاۤ اِلٰـہًا
کَمَا لَہُمۡ اٰلِـہَۃٌ ؕ قَالَ اِنَّکُمۡ قَوۡمٌ تَجۡہَلُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ ہٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا ہُمۡ فِیۡہِ وَ بٰطِلٌ مَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳۹﴾

بنی اسرائیل کو ہم نے سمندر سے گزار دیا، پھر وہ چلے اور راستے میں ایک ایسی قوم پر
اُن کا گزر ہوا جو اپنے چند بتوں کی گرویدہ بنی ہوئی تھی کہنے لگے، "اے موسیٰؑ،
ہمارے لیے بھی کوئی ایسا معبود بنا دے جیسے اِن لوگوں کے معبود ہیں" موسیٰؑ نے کہا
"تم لوگ بڑی نادانی کی باتیں کرتے ہو، یہ لوگ جس طریقہ کی پیروی کر رہے ہیں
وہ تو برباد ہونے والا ہے اور جو عمل وہ کر رہے ہیں وہ سراسر باطل ہے"

And We led the Children of Israel across the sea; and then they came upon a people who were devoted to the worship of their idols. They said: '0 Moses, make for us a god even as they have gods.'98 Moses said: 'You are indeed an ignorant people.

The way these people follow is bound to lead to destruction; and all their works are vain.

محمد اقبال

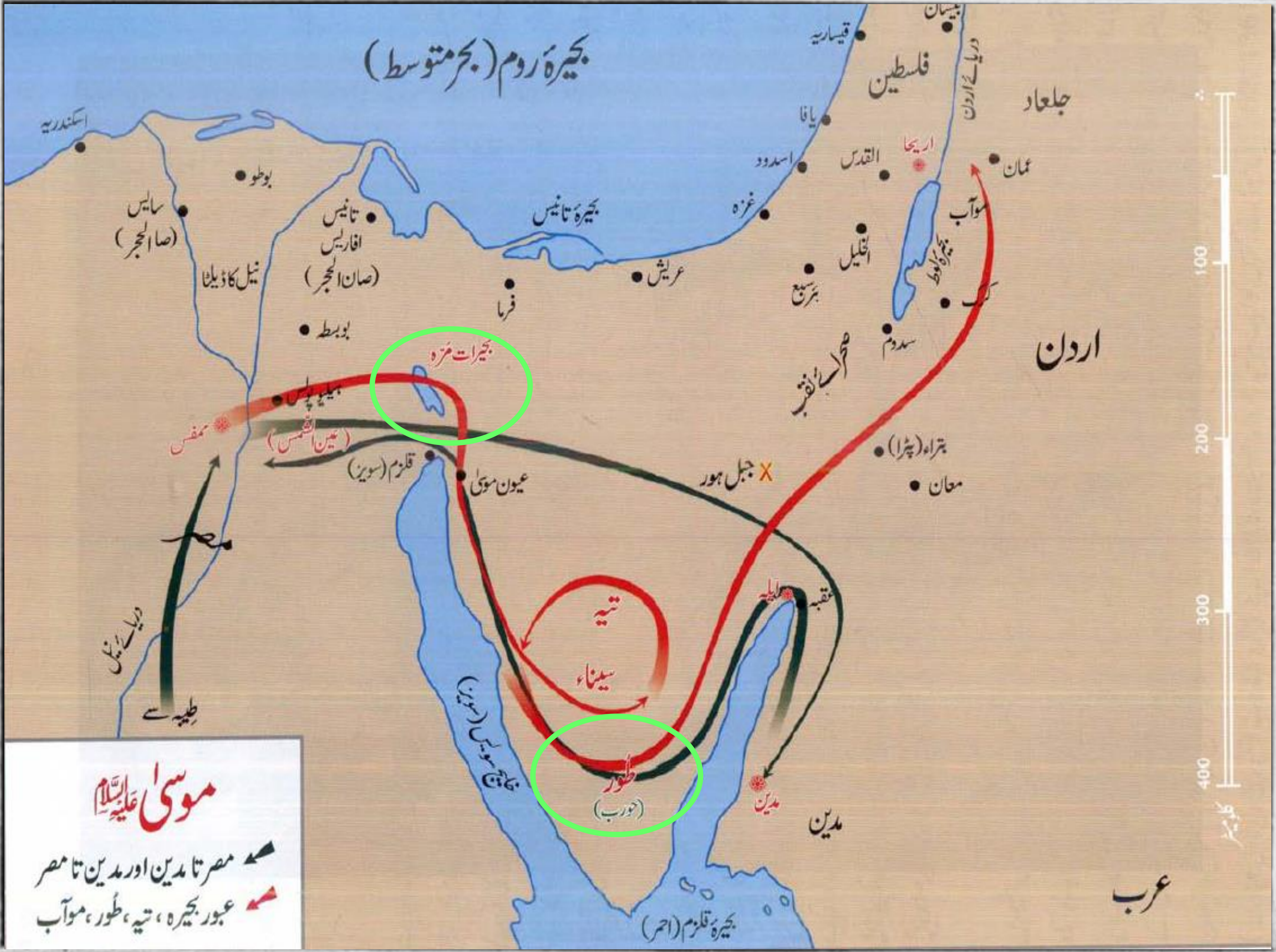

بحیرۂ روم (بحر متوسط)
اسکندریہ
بوطو
سائس
(صا الحجر)
تانیس
افاریس
(صان الحجر)
نیل کا ڈیلٹا
بحیرۂ تانیس
عریش
فرما
بوبسط
بحیرات مرّہ
ہیلیوپولس
ممفس
(عین الشمس)
قلزم (سویز)
عیون موسیٰ
مصر
دریائے نیل
طیبہ سے
قیساریہ
فلسطین
دریائے اردن
جلعاد
یافا
اریحا
اسدود
القدس
عمان
غزہ
موآب
الخلیل
بحیرۂ لوط
بئر سبع
کرک
سدوم
اردن
صحرائے نقب
بتراء (پٹرا)
معان
جبل ہور
ایلہ
عقبہ
تیہ
سیناء
طور
(حورب)
مدین
مدین
عرب
بحیرۂ قلزم (احمر)
100
200
300
400
موسیٰ علیہ السلام
مصر تا مدین اور مدین تا مصر
عبور بحیرہ، تیہ، طور، موآب

وَ جٰوَزْنَا بِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ
مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

غلام قوم میں غلامی کے اثرات کا ایک نمونہ

- بنی اسرائیل خلیج سویز کو عبور کرکے جزیرہ نمائے سینا میں داخل ہوئے تھے۔ یہ غالباً موجودہ سویز اور اسماعیلیہ کے درمیان کوئی مقام تھا۔ یہاں سے گزر کر یہ لوگ جزیرہ نمائے سینا کے جنوبی علاقے کی طرف ساحل کے کنارے کنارے روانہ ہوئے۔ اس زمانے میں جزیرہ نمائے سینا کا مغربی اور شمالی حصہ مصر کی سلطنت میں شامل تھا۔
- یہاں سے موسیٰؑ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر ارض مقدس کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں ایک ایسی قوم کو دیکھا جو بچھڑے کی عبادت کرتی تھی، انھیں دیکھ کر بنی اسرائیل نے موسیٰؑ علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ ہمیں بھی ایک ایسا ہی بت چاہیے، جس کے سامنے ہم جھکیں (حالانکہ اس قوم کے اندر مسلسل انبیاء علیھم السلام آتے رہے اور اصلاً یہ توحید کو ماننے والی ایک قوم تھی)
- لیکن ایک طویل عرصے کی غلامی، جس نے شدید ذلت اور پستی کو جنم دیا، خفیہ سرگرمیاں، خوف، تشدد اور عذاب کا ماحول جس نے ان میں کج فطرتی کو پروان چڑھایا، ان سب عوامل نے پوری قوم کے مزاج میں بگاڑ اور عدم توازن پیدا کر دیا، ان کی نفسیات میں ذلت، بزدلی، کینہ پروری آگئی اور اپنے آپ سے اعتماد ختم ہو گیا
- لہٰذا بنی اسرائیل کا ایسا مشرکانہ اور بے جا مطالبہ ان کی غلامانہ ذہنیت کا عکاس ہے، اب حضرت موسیٰؑ کا واسطہ اس مہم سے تھا کہ انھوں نے اپنی قوم کی شخصیت سے صدیوں کی غلامی کی وجہ سے اور طاغوتی نظام کے تحت ذلت کی زندگی بسر کرنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوریوں کو دور کرنا تھا

وَ جٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤی اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ
مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴿۱۳۹﴾

غلام قوم میں غلامی کے اثرات کا ایک نمونہ

- ایسے حالات میں ایک داعی کے کاندھوں پر ذمہ داریوں کا بوجھ دگنا ہو جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایسے داعی کے لیے صبر کی بھی بڑی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے داعی کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کی کج فہمی، ان کی بد اخلاقی، ان کے مزاج کی سہل انگاری اور ان کے اقدام کی سست رفتاری پر صبر کرے۔ ہر مرحلے پر ایسے لوگوں میں شکست اور دوبارہ جاہلیت کی طرف لوٹ جانے کی خواہشات پر نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ صبر کرے۔
- اللہ کے ایک اولوالعزم رسول سے بت پرستی کا مطالبہ اگرچہ ایک سخت گستاخی اور بے ادبی ہے لیکن موسی علیہ اسلام نے کمال تحمل سے کالیکر قوم کو سمجھایا کہ یہ غایت درجے بے عقلی اور حماقت کی بات ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کی بات کرو، میں اس کی تائید کیونکر کرسکتا ہوں
- اللہ تعالیٰ نے ایک زندگی بخش پیغام کی صورت میں آب حیات عطا کیا ہے لیکن تم اسے نظرانداز کرکے بتوں کی پرستش کرنا چاہتے ہو حالانکہ بتوں کی پرستش ایک فریب نظر اور طلسم باطل کے سوا کچھ نہیں،۔ یہ سب کچھ خدا کے ہاں برباد اور پامال ہو جائے گا لیکن جو ہدایت و شریعت تمہیں ملی ہے اس کے نتیجے میں تمہیں یہاں بھی سرفرازیاں ملیں گی اور آخرت میں بھی سرخرو ٹھہروگے
- اس قصے کے اندر امت مسلمہ کے لیے اس میں بڑی عبرتیں ہیں اور اسی حکمت کے تحت اسے بار بار مختلف پہلوؤں سے لایا گیا ہے۔ تاکہ امت مسلمہ اس تجربے سے فائدہ اٹھائے

وَ جٰوَزۡنَا بِبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتَوۡا عَلٰی قَوۡمٍ یَّعۡکُفُوۡنَ عَلٰۤی اَصۡنَامٍ لَّہُمۡ ۚ قَالُوۡا یٰمُوۡسَی اجۡعَلۡ لَّنَاۤ اِلٰـہًا کَمَا لَہُمۡ اٰلِـہَۃٌ ؕ قَالَ اِنَّکُمۡ قَوۡمٌ تَجۡہَلُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾

- سیدنا ابو واقد لیثی (حارث بن عوف) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے حنین کی طرف جارہے تھے کہ انھوں نے کفار کا ایک بیری کا درخت دیکھا، جس کے پاس وہ بیٹھے رہتے اور اس کے ساتھ وہ اپنا اسلحہ بھی لٹکا لیتے تھے۔ اس درخت کو "ذات انواط" کہا جاتا تھا۔ اس کے بعد ہم بیری کے ایک بہت بڑے اور سرسبز و شاداب درخت کے پاس سے گزرے تو ہم نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک "ذات انواط" مقرر فرما دیجیے، جیسا کہ کافروں کے لیے "ذات انواط" ہے، تو آپؐ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمہاری یہ بات اسی طرح ہے جس طرح قوم موسیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: (اجۡعَلۡ لَّنَاۤ اِلٰـہًا کَمَا لَہُمۡ اٰلِـہَۃٌ قَالَ اِنَّکُمۡ قَوۡمٌ تَجۡہَلُوۡنَ) ہمارے لیے کوئی معبود بنا دے، جیسے ان کے کچھ معبود ہیں؟ تو اس نے کہا بیشک تم ایسے لوگ ہو جو نادانی کرتے ہو، بیشک یہ پہلے لوگوں کے طور طریقے ہیں اور تم ضرور ان کی روش اختیار کرو گے"
- (عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ – مسند أحمد ، النسائي في الكبرى، جامع ترمذی)

قَالَ اَغَيۡرَاللّٰهِ اَبۡغِيۡكُمۡ اِلٰـهًا وَّ هُوَفَضَّلَكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذۡ اَنۡجَيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ‌ۚ

قَالَ اَغَيۡرَاللّٰهِ - (موسیٰ نے) کہا کیا اللہ کے علاوہ کو

اَبۡغِيۡكُمۡ اِلٰـهًا - میں چاہوں تمہارے لیے بطور الٰہ

بَغَى يَبْغِي ، بَغْيًا - چاہنا

وَّ هُوَفَضَّلَكُمۡ - حالانکہ اس نے فضیلت دی ہے تم کو

عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ - تمام جہانوں پر

وَاِذۡ اَنۡجَيۡنٰكُمۡ - اور جب ہم نے نجات دی تم کو

أَنْجَى يُنْجِي ، إِنْجَاءً - نجات دینا (IV)

مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ - فرعون کے پیروکاروں سے

يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ - وہ تکلیف دیتے تھے تم کو

سَامَ يَسُوْمُ ، سَوْمًا - تکلیف دینا، مسلط کرنا

سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ - برے عذاب کی

يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾

يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ - وہ قتل کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو

قَتَّلَ يُقَتِّلُ ، تَقْتِيْلاً - (کثرت سے) قتل کرنا (II)

وَيَسْتَحْيُوْنَ - اور زندہ رکھتے تھے

نِسَآءَكُمْ - تمہاری عورتوں کو

نِسَآءَ - عورتوں کے معنی میں لیکن یہاں اَبْنَآءَ کے مقابلے میں - یہاں بنات کے معنوں میں آیا ہے

وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ - اور اس میں ایک آزمائش تھی

مِّنْ رَّبِّكُمْ - تمہارے رب (کی طرف) سے

عَظِيْمٌ - ایک بڑی (آزمائش)

قَالَ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡغِيۡكُمۡ اِلٰـهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿١٤٠﴾ وَاِذۡ اَنۡجَيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ
سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ ؕ وَفِىۡ ذٰلِكُمۡ بَلَاۤءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ﴿١٤١﴾

پھر موسیٰؑ نے کہا "کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود تمہارے لیے تلاش کروں؟ حالانکہ وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں دنیا بھر کی قوموں پر فضیلت بخشی ہے
اور (اللہ فرماتا ہے) وہ وقت یاد کرو جب ہم نے فرعون والوں سے تمہیں نجات دی جن کا حال یہ تھا کہ تمہیں سخت عذاب میں مبتلا رکھتے تھے، تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی

Moses said: 'Should I seek any god for you other than Allah although it is He who has exalted you above all?
And call to mind when We delivered you from Pharaoh's people who perpetrated on you a terrible torment, putting your males to death and sparing your females. Surely in it there was an awesome trial for you from your Lord.

وَاِذۡ اَنۡجَيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ‌ۚ يُقَتِّلُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ‌ؕ وَفِىۡ ذٰلِكُمۡ بَلَآءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ﴿۱۴۱﴾

بنی اسرائیل کے لیے اللہ کی نعمتیں

- بیٹوں کا وسیع پیمانے پر قتل عام اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دینا، بنی اسرائیل کیلئے آل فرعون کی طرف سے سخت ترین سزا اور ایک بہت بڑی آزمائش تھی۔ آل فرعون کی ان عقوبتوں سے نجات، بنی اسرائیل کیلئے خدا کی ایک عظیم نعمت تھی۔
- اس کی تفصیل سورۃ البقرۃ (آیت ۴۹) میں بھی آچکی ہے
- یہاں جو چیز قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ اس آیت سے لے کر آگے آیت 147 تک اللہ تعالیٰ نے اپنے اس اہتمام کا ذکر فرمایا ہے جو اس نے بنی اسرائیل کے لیے کیا اور انہوں نے اس کی قدر نہ کی
- ادھر حضرت موسیٰ طور پر اللہ کی شریعت لینے گئے ادھر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کی تمام نصیحتوں اور ان کے خلیفہ حضرت ہارون کی تمام کوششوں کے باوجود وہی بت ڈھال کر تیار کر دیا جس کے لیے حضرت موسیٰ سے مطالبہ کیا تھا اور جس پر حضرت موسیٰ نے ان کو وہ تنبیہ و ملامت فرمائی تھی جس کا ذکر اوپر گزرا
- مقصود اس ساری تفصیل سے یہ دکھانا ہے کہ جو قوم آج اپنے شرف و تقدس پر انی نازاں ہے عین اپنے نبی کی موجودگی میں، اور اس کے عظیم معجزات کو دیکھتے ہوئے، کیا حرکتیں کر چکی ہے۔

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِىْ فِىْ قَوْمِىْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤٢﴾

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى - اور ہم نے وعدہ کیا موسیٰ سے

ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً - تیس راتوں کا

وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ - اور ہم نے مکمل کیا انہیں دس سے

تَمَّ يَتِمُّ ، تَمَامًا - پورا ہونا

فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ - تو پورا ہوا ان کے رب کا طے شدہ وقت

مِيْقَات - مقررہ وقت/جگہ

اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً - چالیس راتوں کا

وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ - اور کہا موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے

اخْلُفْنِىْ فِىْ قَوْمِىْ - تو میرے پیچھے رہ میری قوم میں

خَلَفَ يَخْلُفُ ، خِلَافَةً پیچھے آنا، جانشین بننا

وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ - اور اصلاح کر اور نہ پیروی کرنا

سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ - فساد کرنے والوں کی راہ کی

وَ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰى ثَلٰثِيۡنَ لَيۡلَةً وَّ اَتۡمَمۡنٰهَا بِعَشۡرٍ فَتَمَّ مِيۡقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً ۚ وَ
قَالَ مُوۡسٰى لِاَخِيۡهِ هٰرُوۡنَ اخۡلُفۡنِىۡ فِىۡ قَوۡمِىۡ وَ اَصۡلِحۡ وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِيۡلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۱۴۲﴾

ہم نے موسیٰؑ کو تیس شب و روز کے لیے (کوہ سینا پر) طلب کیا اور بعد میں دس دن کا اور اضافہ کر دیا، اِس طرح اُس کے رب کی مقرر کردہ مدت پورے چالیس دن ہو گئی موسیٰؑ نے چلتے ہوئے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ "میرے پیچھے تم میری قوم میں میری جانشینی کرنا اور ٹھیک کام کرتے رہنا اور بگاڑ پیدا کرنے والوں کے طریقے پر نہ چلنا

And We appointed for Moses thirty nights, to which We added ten, whereby the term of forty nights set by his Lord was fulfilled. And Moses said to Aaron, his brother: 'Take my place among my people, act righteously, and do not follow the path of those who create mischief.

محمد اقبال

وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰى ثَلٰثِيۡنَ لَيۡلَةً وَّاَتۡمَمۡنٰهَا بِعَشۡرٍ فَتَمَّ مِيۡقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً‌ ۚ وَقَالَ مُوۡسٰى لِاَخِيۡهِ هٰرُوۡنَ اخۡلُفۡنِىۡ فِىۡ قَوۡمِىۡ وَاَصۡلِحۡ وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِيۡلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۱۴۲﴾

بنی اسرائیل کے لیے دستور حیات کا انتظام

- کسی قوم کے لیے دستور حیات اور کتاب شریعت کی ضرورت کھانے پینے کی ظاہری اور مادی ضرورتوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ تاکہ وہ قوم پاکیزہ تعلیمات کی روشنی میں اللہ کی رضا اور پاکیزہ زندگی گزار کر دارین کی سعادت و سرخروئی سے سرفراز ہو سکے
- حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے کوہِ طور پر طلب فرمایا تاکہ انھیں بنی اسرائیل کے لیے شریعت عطا فرمائی جائے کہ حضرت موسیٰ ایک پورا چلّہ پہاڑ پر گزاریں اور روزے رکھ کر، شب و روز عبادت اور تفکر و تدبر کرکے اور دل و دماغ کو یکسو کرکے اس قولِ ثقیل کے اخذ کرنے کی استعداد اپنے اندر پیدا کریں جو ان پر نازل کیا جانے والا تھا
- کامل تربیت کے لیے (۱) آمادگی (۲) وقت (۳) یکسوئی (۴) روزمرہ دنیاوی مشاغل سے دوری (۵) مُربّی
- اپنی غیر حاضری کے زمانے کے لیے حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ بنایا اور ان کو یہ ہدایت فرمائی کہ تم قوم کے اندر کوئی خرابی، کوئی بگاڑ اور کوئی بدعت و ضلالت نہ پیدا ہونے دینا۔ اگر اس طرح کی کوئی چیز رونما ہو تو اس کی اصلاح کرتے رہنا اور ہر گز ہر گز بگاڑ پیدا کرنے والوں کی روش کی پیروی نہ کرنا
- مختصر مدت کے لیے بھی قوم/امت کو بغیر رہبر/خلیفہ یا رہنما کے نہیں چھوڑا جا سکتا (آپ ﷺ جب بھی مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے تو مدینہ میں قائم مقام امیر مقرر فرما کر جاتے۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام نے سب سے پہلے امت کے لیے خلیفہ چننے کا بندوبست فرمایا (آپ ﷺ کی تدفین سے بھی پہلے)

وَلَمَّا جَآءَ مُوۡسٰى لِمِيۡقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِىۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَيۡكَ‌ ؕ قَالَ لَنۡ تَرٰٮنِىۡ وَلٰـكِنِ انْظُرۡ اِلَى الۡجَـبَلِ فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوۡفَ تَرٰٮنِىۡ‌ ۚ

وَلَمَّا جَآءَ مُوۡسٰى - اور جب آئے موسیٰ

لِمِيۡقَاتِنَا - ہماری طے شدہ جگہ پر

مِيْقات - مقررہ وقت/جگہ

وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ - اور کلام کیا اُن سے اُن کے رب نے

قَالَ رَبِّ اَرِنِىۡۤ - تو انہوں نے کہا اے میرے رب تو مجھے دکھا

اَنۡظُرۡ اِلَيۡكَ - تو میں دیکھوں تیری طرف

قَالَ لَنۡ تَرٰٮنِىۡ - (اللہ نے) کہا تو ہرگز نہ دیکھ سکے گا مجھ کو

أَرَى يُرِي ، إرَاءةً - دکھانا (IV)

وَلٰـكِنِ انْظُرۡ اِلَى الۡجَـبَلِ - اور لیکن تو دیکھ اس پہاڑ کی طرف

فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَكَانَهٗ - پھر اگر وہ برقرار رہا اپنی جگہ پر

اِستَقَرَّ يَسْتَقِرُّ ، اِسْتَقْرَارًا ٹھہرنا،برقرار رہنا (X)

فَسَوۡفَ تَرٰٮنِىۡ - تو عنقریب تو دیکھے گا مجھ کو

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٤٣﴾

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ - پھر جب جلوہ ڈالا اس کے رب نے

تَجَلّٰی يَتَجَلّٰی ، تَجَلِّيًا - جلوہ ڈالنا، روشن کرنا، ظاہر کرنا (V)

لِلْجَبَلِ - اس پہاڑ پر

جَعَلَهٗ دَكًّا - تو اس نے کر دیا اس کو ہموار زمین

دَكَّ يَدُكُّ ، دَكًّا ریزہ ریزہ کرنا، ڈھا کر برابر کرنا

وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا - اور گر پڑے موسیٰ بیہوش ہو کر

خَرَّ يَخِرُّ ، خَرًّا - نیچے گر پڑنا

فَلَمَّآ اَفَاقَ - پھر جب افاقہ ہوا

أفَاقَ يُفِيْقُ ، إفَاقَةً - افاقہ ہونا، ہوش میں آنا (IV)

قَالَ سُبْحٰنَكَ - تو انہوں نے کہا تیری پاکیزگی ہے

تُبْتُ اِلَيْكَ - میں توبہ کرتا ہوں تیری طرف

وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ - اور میں ایمان لانے والوں کا سب سے پہلا ہوں

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾

قَالَ يٰمُوْسٰٓى - (اللہ نے) کہا اے موسیٰ

اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ - میں نے ترجیح دی تجھ کو

اِصْطَفَى يَصْطَفِي، اِصْطِفَاءً - چن لینا (x)

عَلَى النَّاسِ - لوگوں پر

بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ - اپنے پیغام کے لیے اور اپنے کلام کے لیے

فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ - پس تو پکڑ اس کو جو میں نے جو دیا تجھ کو

وَكُنْ - اور تو ہو جا

مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ - شکر کرنے والوں میں سے

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ
مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاَنَا
اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِكَلَامِیْ ۫ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾

جب وہ ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر پہنچا اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو اس نے التجا کی کہ "اے رب، مجھے یارائے نظر دے کہ میں تجھے دیکھوں" فرمایا "تو مجھے نہیں دیکھ سکتا ہاں ذرا سامنے کے پہاڑ کی طرف دیکھ، اگر وہ اپنی جگہ قائم رہ جائے تو البتہ تو مجھے دیکھ سکے گا" چنانچہ اس کے رب نے جب پہاڑ پر تجلی کی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰؑ غش کھا کر گر پڑا جب ہوش آیا تو بولا "پاک ہے تیری ذات، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلا ایمان لانے والا میں ہوں

فرمایا "اے موسیٰؑ، میں نے تمام لوگوں پر ترجیح دے کر تجھے منتخب کیا کہ میری پیغمبری کرے اور مجھ سے ہم کلام ہو پس جو کچھ میں تجھے دوں اسے لے اور شکر بجالا"

وَلَمَّا جَآءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِىْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِىْ وَ
لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِىْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ
جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَاۤ
اٰتَيْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

And when Moses came at Our appointment, and his Lord spoke to him, he said: 'O my Lord! Reveal Yourself to me, that I may look upon You!' He replied: 'Never can you see Me. However, behold this mount; if it remains firm in its place, only then you will be able to see Me.' And as soon as his Lord unveiled His glory to the mount, He crushed it into fine dust, and Moses fell down in a swoon. And when he recovered, he said: 'Glory be to You! To You I turn in repentance, and I am the foremost among those who believe.

He said: 'O Moses! I have indeed preferred you to all others by virtue of the Message I have entrusted to you and by virtue of My speaking to you. Hold fast therefore, to whatever I have granted you, and give thanks.

وَلَمَّا جَآءَ مُوۡسٰى لِمِيۡقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِىۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَيۡكَ‌ ؕ قَالَ لَنۡ تَرٰٮنِىۡ وَلٰـكِنِ انْظُرۡ اِلَى الۡجَـبَلِ فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوۡفَ تَرٰٮنِىۡ‌ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوۡسٰى صَعِقًا‌ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبۡحٰنَكَ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۴۳﴾

حضرت موسیٰ کی اپنے رب سے دیدار کی درخواست

- قرآنِ مجید میں دوسرے مقام پر ارشاد ہوا کہ موسیٰؑ وقتِ مقررہ سے پہلے طے شدہ جگہ (کوہِ طور) پر پہنچ گئے۔ انہیں اللہ کے ساتھ ہم کلامی کا شرف ہوا، تو شدت شوق اور غایت محبت میں حضرت موسیٰ کے دل میں اپنے رب کی دید و زیارت کا بھی شوق پیدا ہوا اور اللہ سے دید کا سوال کر دیا
- اللہ نے فرمایا کہ تم مجھے نہ دیکھ سکو گے، تم مشاہدہ ذات کی تاب نہ لا سکو گے اچھا دیکھو ہم اپنی ذات کی تجلی کا ظہور اس پہاڑ پر کریں گے۔ اگر یہ تجلی کو برداشت کر لے تو پھر تم یہ سوال کرنا اس کے بعد طور پر تجلی کا ظہور ہوا تو پہاڑ کا وہ حصہ ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ بھی اس نظارہ کی تاب نہ لا کر بے ہوش ہو گئے اور گر پڑے
- موسیٰ علیہ السلام کو ہوش آیا تو انھیں اپنی جسارت کا احساس ہوا تو فوراً خدائے برتر کی حمد و ثناء کی اور اپنی درخواست سے رجوع کرتے ہوئے معافی چاہی اور کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں اور میں ایمان لاتا ہوں
- یہ مشاہدہ حضرت موسیٰ کی اطمینان دہانی کے لیے کرایا گیا کہ خدا کی تجلی ذات کی تاب تو کوہ و جبل بھی نہیں لا سکتے جو جامد اور ٹھوس ہونے کے اعتبار سے سب سے بڑھ کر ہیں تو تم انسان ضعیف البنیان ہو کر کس طرح لا سکو گے۔ انسان کی قوت برداشت محدود ہے۔ اس کی نگاہیں روشنی کو دیکھتی ہیں لیکن یہ روشنی ایک حدِ خاص سے متجاوز ہو جائے تو آنکھیں خیرہ ہو کر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض اوقات بینائی ہی سلب ہو جاتی ہے۔ اس کے کان آواز کو سنتے ہیں لیکن ان کے سننے کی تاب بھی بس ایک مقررہ حد ہی تک ہے، بجلی کا کڑکا ہی ذرا حد سے متجاوز ہو جائے تو سرے سے کان کے پردے ہی بے کار ہو جائیں

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

حضرت موسیٰ کیلئے تسلی و تسکین کا سامان

- اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ بتایا " میں نے تمام لوگوں پر ترجیح دے کر تجھے منتخب کیا ہے کہ میری پیغمبری کرے " اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے زمانے کے سب لوگوں میں سے آپ کو رسول بنانے کے لیے منتخب کیا۔
- میں نے جو تعلیم وہدایت تمہیں عطا فرمائی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑو اور برابر میرے شکر گزار رہو۔ یعنی اس کا حق ادا کرو۔ خود بھی دل و جان سے اس کی قدر کرو، دوسروں کو بھی یہ بتاؤ اور سکھاؤ۔
- اللہ کی جانب سے راہنمائی کا مل جانا وہ انسانیت کی معراج ہے اسی سے انسانی زندگی کا سفر آسان ہوتا ہے اور زندگی نشیب و فراز کے ہچکولوں سے محفوظ ہوتی ہے اس کا ایک ایک شعبہ اور ایک ایک ادارہ ٹھیک کام کرنے کے قابل ہوجاتا ہے افراط و تفریط اور ناتمامیٔ فکر کے اندیشے زندگی سے نکل جاتے ہیں اس لیے پروردگار جب اتنی بڑی دولت کسی قوم کو دینے کے لیے اپنے کسی بندے کا انتخاب کرتا ہے تو حقیقت میں وہ اتنے بڑے اعزاز سے نوازا جاتا ہے جس سے بڑھ کر کوئی اور اعزاز نہیں ہو سکتا ۔اسی اعزاز کی عظمت کے پیش نظر پوری قوت سے اس کا حق ادا کرنے کے لیے کمربستہ ہوجانے کا حکم دیا جارہا ہے
- اس حکم کا کوئی اطلاق امتِ مسلمہ پر بھی ہوتا ہے ؟ وَ جَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ...... اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا اس (کی راہ) میں جہاد کرنے کا حق ہے۔اس نے تمہیں منتخب فرمایا